سورة البقرة

آيات ۲۲۹ - ۲۳۱

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ
اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ لا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ج وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
٢٢٩ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ط فَاِنْ
طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ٢٣٠ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ
هُزُوًا ز وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ
الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٢٣١ ع

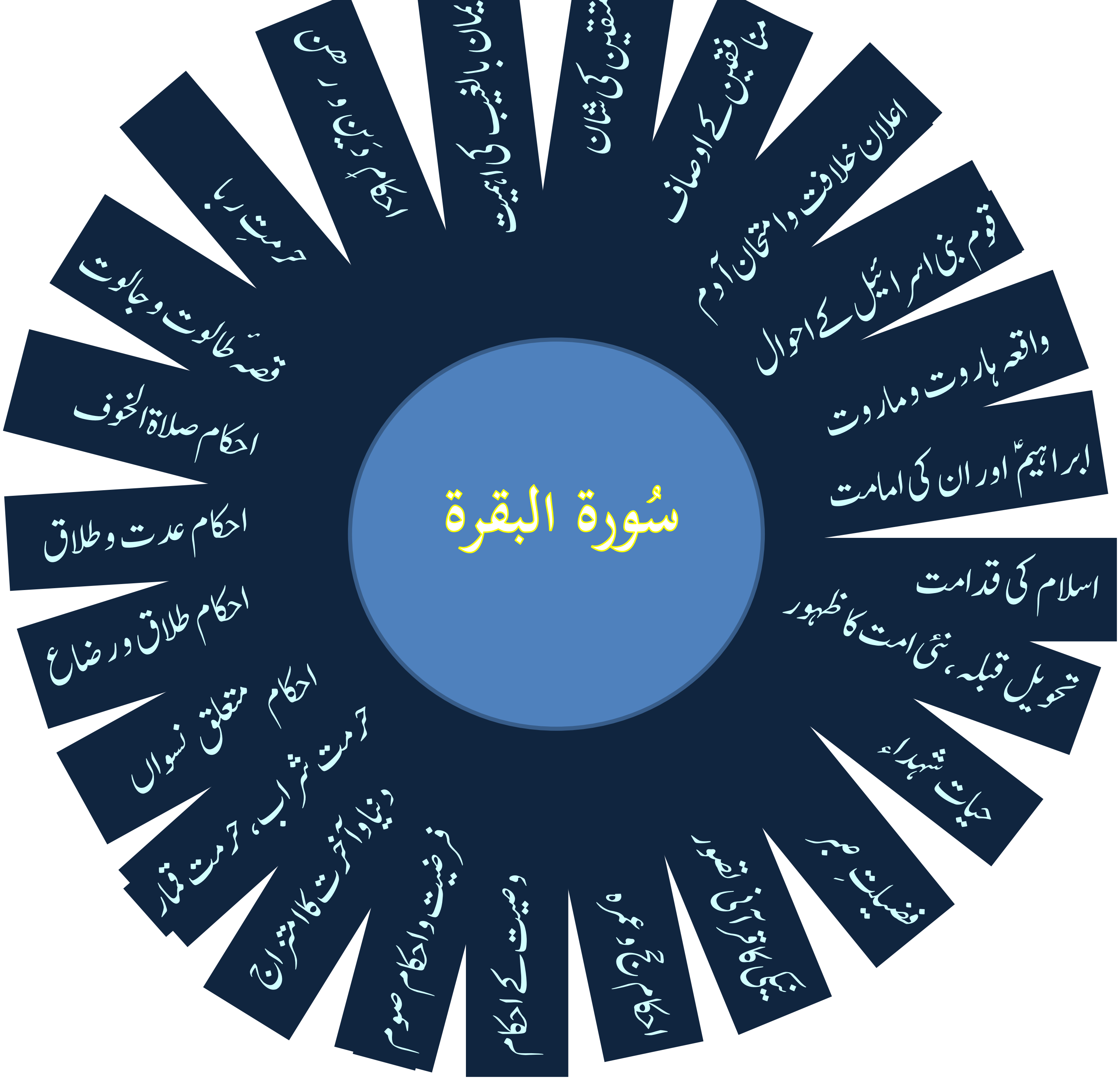
سُورة البقرة
ایمان بالغیب کی اہمیت
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رھن

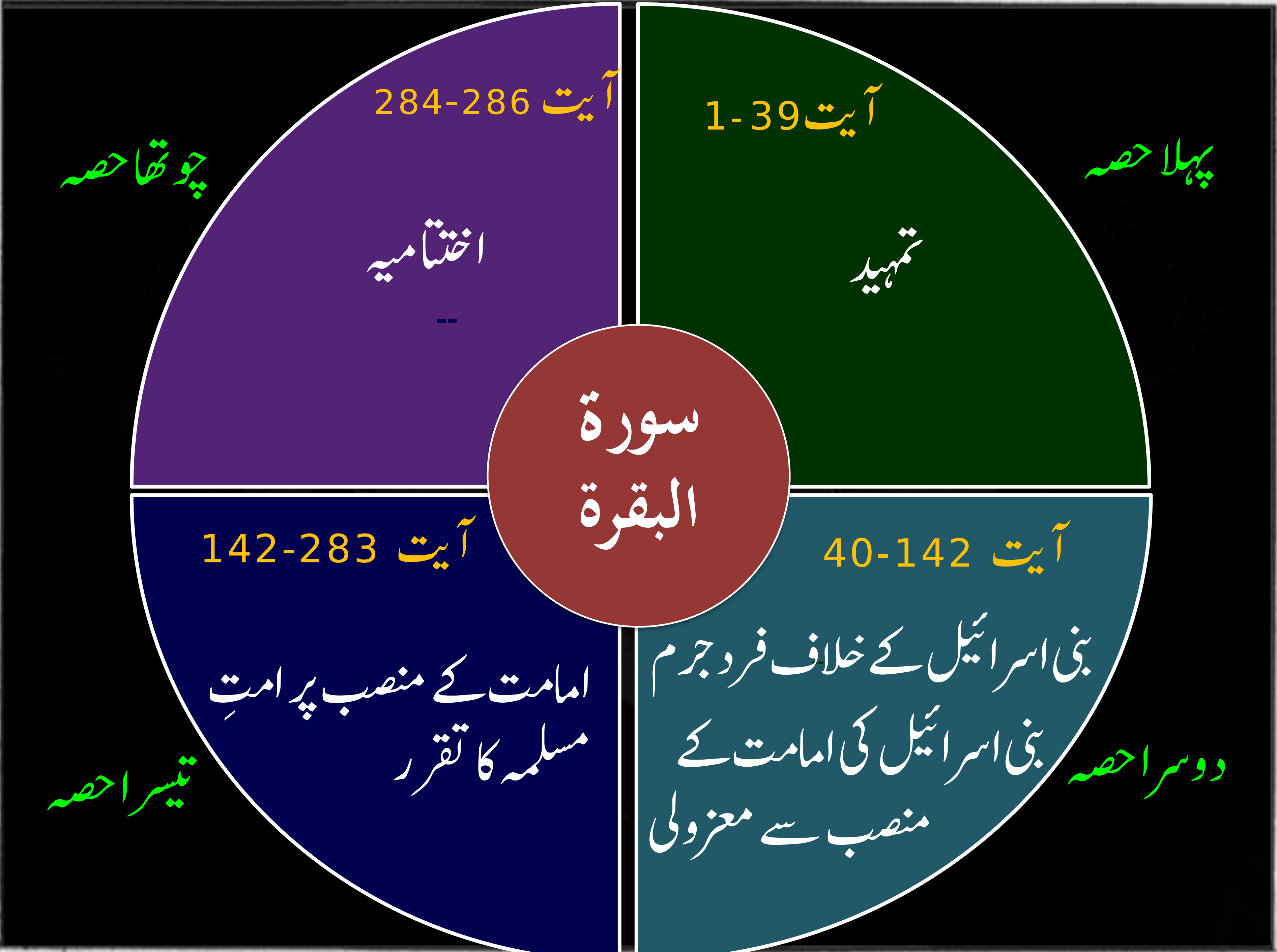
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۔طلاق دو مرتبہ ہے

فَاِمۡسَاكٌۢ - پھر روکنا ہے

بِمَعۡرُوۡفٍ ۔معروف (طریقے) سے

اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ ۔یا آزاد کرنا ہے

بِاِحۡسَانٍ ۔خوبصورت انداز سے

وَلَا يَحِلُّ لَكُمۡ ۔اور حلال نہیں ہے تمہارے لیے

اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ ۔ کہ تم لو اس میں سے جو

اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـئًا ۔تم نے دی ان کو کوئی چیز

(م س ک)

أَمسَكَ يُمسِكُ، إمسَاكًا روکنا، تھامنا (IV)

وہ طریقہ جو عقل، فطرت اور شریعت کے مطابق صحیح وسالم فطرت لوگوں میں مشہور ومعروف ہو

(س ر ح)

سَرَّحَ يُسرِّحُ ، تَسْرِيحًا چھوڑنا، آزاد کرنا (II)

إمسَاك اور تَسْرِيح ایک دوسرے کے متضاد کے طور پر

شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

اِلَّآ اَنْ ۔ سوائے اس کے کہ

يَّخَافَآ ۔ وہ دونوں خوف (اندیشہ) کریں

اَلَّا يُقِيْمَا (اَن + لا) ۔ کہ نہیں وہ قائم رکھ سکیں گے

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۔ اللہ کی حدود کو

فَاِنْ خِفْتُمْ ۔ پھر اگر تم ڈرو

اَلَّا يُقِيْمَا ۔ کہ وہ دونوں قائم نہیں رکھیں گے

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۔ اللہ کی حدود کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۔ تو نہیں ہے کوئی گناہ دونوں پر

(ق و م)

أقَامَ يُقِيمُ ، إقَامَةً ۔ قائم کرنا، قائم رکھنا، سیدھا کرنا

(VI)

فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾

اِفتَدَى يَفْتَدِي ، اِفْتِدَاءً (VIII)
فدیہ دینا، کسی چیز سے بچنا

فِيْمَا - اس میں

افْتَدَتْ بِهٖ - وہ خود کو چھڑائے اس کے ساتھ (فدیہ دے کر)

(ع د و)

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ - یہ اللہ کی حدود ہیں

اِعتَدَى يَعْتَدِي ، اِعْتَدَاءً تجاوز کرنا،
اللہ کے احکام و حدود کا خیال نہ رکھنا (VIII)

فَلَا تَعْتَدُوْهَا - پس نہ تم تجاوز کرو ان سے

تَعَدَّى يَتَعَدَّى ، تَعدِّيًا (V)
حد سے نکل جانا، تجاوز کرنا

وَمَنْ يَّتَعَدَّ - اور جو جانتے بوجھتے تجاوز کرتا ہے

حُدُوْدَ اللّٰهِ - اللہ کی حدود سے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ - تو وہ لوگ ہی ظلم کرنے والے ہیں

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ
اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـــًٔا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ
فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۲۹﴾

طلاق دو بار ہے پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے اور رخصت کرتے ہوئے ایسا کرنا تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو، اُس میں سے کچھ واپس لے لو البتہ یہ صورت مستثنیٰ ہے کہ زوجین کو اللہ کے حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے، تو اُن دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر لے یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں، اِن سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ
تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـئًا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ
اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ
فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۲۹﴾

A divorce is only permissible twice: after that, the parties should either hold Together on equitable terms, or separate with kindness. It is not lawful for you, (Men), to take back any of your gifts (from your wives), except when both parties fear that they would be unable to keep the limits ordained by Allah. If ye (judges) do indeed fear that they would be unable to keep the limits ordained by Allah, there is no blame on either of them if she give something for her freedom. These are the limits ordained by Allah; so do not transgress them if any do transgress the limits ordained by Allah, such persons wrong (Themselves as well as others).

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ

ایک بہت بڑی معاشرتی خرابی کی اصلاح

- دورِ جاہلیت میں عربوں کا قاعدہ۔ بیوی سے بگڑنے پر اس کو بار بار طلاق دینا اور ہر بار رجوع کر لینا تاکہ نہ اس کے ساتھ بس سکے اور نہ ہی آزاد ہو کر کسی اور سے نکاح کر سکے
- اسلام نے اس ظلم کا راستہ بند کر دیا
- اس آیت کی رو سے ایک مرد ایک رشتہ نکاح میں اپنی بیوی پر حد سے حد دو ہی مرتبہ طلاق رجعی کا حق استعمال کر سکتا ہے۔ (دو مرتبہ طلاق دے کر اسے رجوع کر لینے کا حق ہے)
- جو شخص اپنی منکوحہ کو دو مرتبہ طلاق دے کر اس سے رجوع کر چکا ہو، وہ اپنی عمر میں جب کبھی اس کو تیسری بار طلاق دے گا، عورت اس سے مستقل طور پر جدا ہو جائے گی
- عدت خاتمے کو پہنچ رہی ہو تو شوہر کو فیصلہ کر لینا چاہیے کہ اسے بیوی کو روکنا ہے یا رخصت کر دینا ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں اللہ کا حکم ہے کہ معاملہ معروف کے مطابق، یعنی بھلے طریقے سے کیا جائے یعنی عورت پر ستم کرنا، اسے تنگ اور زچ کرنا، خاندانی جھگڑوں کے بدلے اتارنا وغیرہ جیسی حرکات سے اجتناب کیا جائے

وَلَا يَحِلُّ لَكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـًٔا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ

ایک بہت بڑی معاشرتی خرابی کی اصلاح

- مرد کو حق مہر، نان نفقہ اور تحائف وغیرہ، جو اپنی بیوی کو دے چکا ہو، ان میں سے کوئی چیز بھی واپس مانگنے کا اسے حق نہیں ہے (حدیث میں اس حرکت کو کتے کے فعل سے تشبیہ دی گئی ہے، جو اپنی ہی قے کو خود چاٹ لے۔ قَالَ النَّبِيُّ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ ۔ متفق علیه) — یہ اسلام کے اخلاقی اصولوں کے برعکس معاملہ ہے
- صرف ایک صورت میں حق مہر واپس لینے میں کوئی حرج نہیں اور وہ یہ کہ جب عورت خود ازدواجی زندگی کو جاری رکھنا نہ چاہتی ہو۔ اگر اس کے عدم میلان / نفرت کی وجہ سے اندیشہ ہو کہ عورت اور مرد حدود الٰہی کی حفاظت نہ کر سکیں گے تو اس صورت میں میں کوئی حرج نہیں کہ حق مہر (عوض کے طور پر) شوہر کو دے دیا جائے تاکہ وہ عورت کو طلاق دے دے
- یہ معاملات اور ان کا لحاظ — اللہ کی حدود ہیں، ان احکام کی پابندی کرنا واجب ہے اور کبھی خواہشات نفس کو ان پر غالب نہ ہونے دینا چاہیے۔ رسوم ورواج اور خاندانی روایات سے زیادہ اللہ کی ان حدود کا خیال رکھا جائے۔ اسی لیے ان معاملات کے ساتھ بار بار تقویٰ کا ذکر

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ

فَاِنۡ طَلَّقَهَا - پس اگر وہ طلاق دیتا ہے اس کو

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ - تو وہ حلال نہیں ہے اس کے لیے

مِنۡۢ بَعۡدُ - اس کے بعد

حَتّٰى تَنۡكِحَ - یہاں تک کہ وہ (عورت) نکاح کرے

زَوۡجًا غَيۡرَهٗ - کسی شوہر سے اس کے علاوہ

فَاِنۡ طَلَّقَهَا - پھر اگر وہ طلاق دے اس (عورت) کو

فَلَا جُنَاحَ - تو نہیں کوئی گناہ

عَلَيۡهِمَاۤ - ان دونوں پر

یہاں نَکَحَ کے دونوں معنی مراد ہیں (یعنی عقد کے بعد مباشرت بھی)

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُھَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٢٣٠

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ -وہ دونوں باہم رجوع کریں (ر ج ع)

تَرَاجَعَ يَتَرَاجَعُ ، تَرَاجُعًا ایک دوسرے کی طرف رجوع کرنا (VI - تفاعل)

تَراجعا تثنیہ کا صیغہ
اس عورت اور اس کے پہلے خاوند کے لیے

اِنْ ظَنَّآ -اگر ان دونوں کو خیال ہو

اَنْ يُّقِيْمَا -کہ وہ قائم رکھیں گے

حُدُوْدَ اللّٰهِ - اللہ کی حدود کو

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ - اور یہ اللہ کی حدود ہیں

يُبَيِّنُھَا - وہ واضح کرتا ہے ان کو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ - ایسے لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ‌ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ
اَنۡ يَّتَرَاجَعَآ اِنۡ ظَنَّآ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۰﴾

پھر اگر (دو بارہ طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لیے حلال نہ ہو گی، الّا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دیدے تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں یہ خیال کریں کہ حدود الٰہی پر قائم رہیں گے، تو ان کے لیے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جنہیں وہ اُن لوگوں کی ہدایت کے لیے واضح کر رہا ہے، جو (اس کی حدود کو توڑنے کا انجام) جانتے ہیں

So if a husband divorces his wife (irrevocably), He cannot, after that, re-marry her until after she has married another husband and He has divorced her. In that case there is no blame on either of them if they re-unite, provided they feel that they can keep the limits ordained by Allah. Such are the limits ordained by Allah, which He makes plain to those who understand.

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ اَنۡ يَّتَرَاجَعَآ

تیسری طلاق کے احکام

- گزشتہ آیت کریمہ میں ۔ تمہیں اگر طلاق ضرور ہی دینا ہے تو دو مرتبہ سے زیادہ طلاق مت دو ، کہ یہاں تک تو رجوع کا حق اور امکان ہے اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح بھی ہو سکتا ہے
- مکمل علیحدگی مطلوب ہے تو عدت گزرنے سے علیحدگی بھی ہو جائے گی۔ پھر تیسری طلاق کے تکلف کے کیا ضرورت ہے (اس معاملے میں دو مرتبہ تک محدود رہنے کی مصلحتیں اور فوائد)
- شریعت کے مزاج کو نظر انداز کرکے اگر تیسری طلاق بھی دے دی تو اب یہ اس شخص کی بیوی نہیں رہی ، اب نہ رجوع ہو سکتا ہے اور نہ دوبارہ نکاح۔ یکجائی کی تمام صورتیں ختم ہو گئیں
- ایک استثنائی صورت یہ بچی ہے کہ مطلقہ عورت عدت گزرنے کے بعد کسی اور شخص سے نکاح کرے۔ اور اس شخص سے بھی اس کا نباہ نہ ہو سکے اور طلاق ہو جائے تو پھر یہ عورت عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے (اسے حلالہ کہا جاتا ہے)
- لیکن اس استثنائی صورت حلالہ کے نام پر ہمارے معاشرے میں ایک مکروہ دھندہ رائج ہے

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ اَنۡ يَّتَرَاجَعَآ

حلالہ کے نام پر مکروہ دھندہ

- ایک معاہدے کے تحت عورت کا نکاح کسی مرد سے کیا جاتا ہے کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دیگا اور پھر وہ عورت اپنے پہلے والے شوہر سے نکاح کر لیتی ہے
- یہ نکاح کے اسلامی شعار کا مذاق ہے کہ نکاح کے لفظ میں تو زندگی بھر کے نباہ کا تصور گندھا ہوا ہے اور کاغذی کاروائی کی یہ حرکت نکاح کے اس روح کی سخت نفی ہے
- آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، پھر اس عورت نے ایک دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ اور اس دوسرے شوہر نے بھی مباشرت سے پہلے طلاق دے دی، تو کیا یہ عورت اپنے شوہر کے لیے حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا نہیں جب تک دوسرا شوہر اس سے ہم بستری کر کے لطف اندوز نہ ہو جائے
- اور اگر یہ سب کچھ طے شدہ منصوبے کے تحت ہوا ہے تو پھر یہ نکاحِ موقت (متعہ) ہے اور وہ بھی اسلام میں حرام ٹھہرا دیا گیا ہے

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا

حلالہ کے نام پر مکروہ دھندہ

- یہ سب صورتیں دین کے ساتھ مذاق کے زمرے میں آتی ہیں اور اللہ کی حدود کو، جن کے بارے میں یہاں بار بار توجہ دلائی گئی ہے، پھلانگنے اور پاؤں تلے روندنے کے مترادف ہے
- اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کرنے اور کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ -حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہو (سنن ابو داؤد، مسند احمد، نسائی، دارمی، ترمذی، بیہقی)
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح کا حلالہ کرنے والے کو کرائے کے سانڈھ قرار دیا ہے (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ، قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: هُوَ الْمُحَلِّلُ... ابن ماجة)
- پہلے شوہر سے نکاح کے حلال ہونے کے لیے یہ جو پہاڑ اتنی بڑی شرط لگائی ہے یہ اس لیے ہے تاکہ لوگ نکاح کی اہمیت اور طلاق کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور وہ طلاق دیتے ہوئے اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ طلاق کا فیصلہ کرنا ایک ایسا خطرناک اقدام ہے کہ اگر اس میں ذرا سی بے احتیاطی ہو گئی تو گھر کے اجڑنے میں دیر نہیں لگے گی۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ -اور جب تم طلاق دو عورتوں کو

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ - پھر وہ پوری کریں اپنی عدت (ب ل غ)

بَلَغَ يَبْلُغُ ، بُلوغًا وبَلاغًا - پہنچنا (کسی حد کو)

اجل- مقررہ وقت

فَأَمْسِكُوهُنَّ - تو روکو ان کو

بِمَعْرُوفٍ - بھلے طریقے سے

أَوْ سَرِّحُوهُنَّ - یا آزاد کرو ان کو

بِمَعْرُوفٍ - بھلے طریقے سے

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ -اور نہ روکو ان کو

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

ضِرَارًا - تکلیف دیتے ہوئے

لِّتَعْتَدُوْا -تاکہ تم زیادتی کرو

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ -اور جو بھی ایسا کرے گا

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ -تو اس نے ظلم کیا ہے اپنے آپ پر

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا -اور نہ بناؤ

اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا -اللہ کی آیات کو مذاق (کا ذریعہ)

وَّاذْكُرُوْا -اور یاد کرو

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ - اللہ کی نعمت کو جو تم پر (اس نے اتاری)

وَمَآ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۲۳۱﴾

وَمَآ اَنۡزَلَ - اور (یاد کرو) وہ جو اس نے اتارا

عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ - تم پر کتاب میں سے

وَالۡحِكۡمَةِ -اور حکمت میں سے

يَعِظُكُمۡ بِهٖ - وہ نصیحت کرتا ہے تم کو جس سے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ -اور تم تقویٰ اختیار کرو اللہ کا

وَاعۡلَمُوۡۤا -اور جان رکھو

اَنَّ اللّٰهَ - کہ اللہ تعالیٰ

بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ -ہر چیز کو ہر حال میں جاننے والا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪
وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ
يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ ع

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آ جائے، تو یا بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو محض ستانے کی خاطر انہیں نہ روکے رکھنا یہ زیادتی ہو گی اور جو ایسا کرے گا، وہ در حقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا اللہ کی آیات کا کھیل نہ بناؤ بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس نعمت عظمیٰ سے تمہیں سرفراز کیا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اُس نے تم پر نازل کی ہے، اُس کا احترام ملحوظ رکھو اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ کو ہر بات کی خبر ہے

محمد اقبال

وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ
بِمَعۡرُوۡفٍ ۪ وَ لَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَقَدۡ ظَلَمَ
نَفۡسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ
عَلَیۡکُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ وَ الۡحِکۡمَةِ یَعِظُکُمۡ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیۡءٍ
عَلِیۡمٌ ﴿۲۳۱﴾

When ye divorce women, and they fulfil the term of their ('Iddat), either take them back on equitable terms or set them free on equitable terms; but do not take them back to injure them, (or) to take undue advantage; if any one does that; He wrongs his own soul. Do not treat Allah's Signs as a jest, but solemnly rehearse Allah's favours on you, and the fact that He sent down to you the Book and Wisdom, for your instruction. And fear Allah, and know that Allah is well acquainted with all things.

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ ۖ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ

معروف کی مزید وضاحت

- گذشتہ آیات کے مباحث- ایک مطلقہ عورت کی عدت، کتنی طلاقوں کے بعد بیوی سے رجوع ممکن، اور یہ کہ رجوع یا علیحدگی کا جو بھی فیصلہ کرو معروف کے مطابق
- اس معروف کے حکم کی یہاں مکرر تاکید- کہ لوگ جاہلیت کی رسموں کو ترک کرکے اللہ کی بتائی ہوئی شریعت کے مطابق چلیں جس میں انسانوں کے لیے بھلائی اور خیر ہے
- اگر رجوع کا فیصلہ کیا ہے تو یہ فیصلہ اپنے گھر کے حالات، اپنے تعلقات کی بہتری اور حدود اللہ کی بجاآوری کے لیے ہونا چاہیے۔ اور یہ ارادہ نہ ہو کہ اس طرح بیوی کو روک کر اس کسی بات کا بدلہ لینا ہے یا ذہنی ٹارچر کرنا ہے یا کوئی اور تکلیف پہنچانا مدِ نظر ہو، جو ایسا کرتا ہے وہ عورت کے ساتھ ساتھ اپنے آپ پر بھی ظلم کرتا ہے اور حدود سے تجاوز کرتا ہے
- یہ مت بھولو کہ اللہ نے تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے کر دنیا کی رہنمائی کے عظیم الشان منصب پر مامور کیا ہے، تم "اُمّتِ وَسَط" بنائے گئے ہو۔ تمہیں نیکی اور راستی کا گواہ بنا کر کھڑا کیا گیا ہے۔ تمہارا یہ کام نہیں ہے کہ حیلہ بازیوں سے آیات الٰہی کا کھیل بناؤ، قانون کے الفاظ سے روح قانون کے خلاف ناجائز فائدے اٹھاؤ   چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اضافی مواد

Reference Material

طلاق کی اقسام

- **طلاقِ رجعی**
- وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو، صاف اور صریح الفاظ میں ایک یا دو مرتبہ دی جائے اس میں مرد کو دورانِ عدت رجوع کا حق ہوتا ہے، اس میں عدّت کے پورا ہونے تک بیوی بدستور شوہر کے نکاح میں رہتی ہے
- **طلاقِ بائن** (جدا کرنے والی طلاق)
- وہ طلاق جس میں نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور رجوع کا حق مرد کو نہیں رہتا البتہ تجدید نکاح جائز ہوتا ہے (جیسے دورانِ عدت رجوع نہ کرنے کی صورت)
- **طلاقِ مُغَلَّظہ** (سخت طلاق)
- جب تیسری طلاق بھی دے دی جائے، ایسی صورت میں نکاح مکمل ختم ہو جاتا ہے اور رجوع کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی اور اب صرف حلالہ شرعیہ کے بعد ہی دوبارہ نکاح کیا جاسکتا ہے

طلاق کا صحیح طریقہ

- أَبْغَضُ الْحَلَالِ الی اللهِ الطَّلَاقُ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ) جائز کاموں میں اللہ کو سب سے ناپسند طلاق ہے
- عورت کو حالت طہر میں ایک مرتبہ طلاق دی جائے (عورت کو ایامِ ماہواری میں طلاق دینا درست نہیں ہے بلکہ اس کے ایام سے فارغ ہونے کا انتظار کیا جانا چاہیے)
- اب بہتر یہی ہے کہ اِس طلاق پہ اکتفا کرے، اور تین حیض آنے تک رجوع کر سکتا ہے لیکن اگر اس مدت میں رجوع نہیں کیا تو علیحدگی ہو جائے گی لیکن باہم رضا مندی سے دوبارہ نکاح ممکن
- ایک طلاق دینے کے بعد اگر چاہے، تو دوسرے طہر میں دوبارہ ایک طلاق اور دیدے۔ عدت گذرنے سے پہلے جب چاہے رجوع کرلے۔ اگر عدت گذر گئ تو بھی دونوں کے لیے موقع باقی رہتا ہے کہ پھر باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں
- اکٹھی تین طلاقیں دینا، جہلاء کا طریقہ ہے اور شریعت کی رو سے سخت گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی بڑی مذمت فرمائی ہے۔ حضرت عمرؓ ایسے شخص کو درے لگاتے تھے
- تاہم گناہ ہونے کے باوجود، ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور طلاق مغلظ ہو جاتی ہے (لیکن ایک رائے یہ بھی موجود ہے کہ یہ تین طلاقیں ایک طلاق شمار ہو گی)

بیک وقت تین طلاقیں

- تین طلاقوں کا بیک وقت دینا اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک انتہائی سخت برہمی کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ ﷺ غضبناک ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا " أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَلَا أَقْتُلُهُ "کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جارہا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں، یہاں تک کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ ﷺ ! کیا میں اس شخص کو قتل نہ کر دوں؟
- نبی کریم ﷺ نے تین طلاقوں پر برہمی کے باوجود تین طلاقوں کو مسترد نہیں فرمایا اور طلاق دینے والے کو یہ کہہ کر اس کی بیوی سپرد نہیں فرمائی کہ یہ طلاقیں چونکہ واقع نہیں ہوئیں یا ایک واقع ہوئی ہے اور تم اس سے رجوع کر لو، بلکہ آپ ﷺ نے ان تین طلاقوں کو واقع فرمایا۔
- عویمر العجلانیؓ نے جب اپنی بیوی سے لعان کیا اور پھر تین طلاقیں اکٹھی دیں تو آپ ﷺ نے ان تین طلاقوں کو نافذ کرکے ان کو الگ کر دیا (اسی وجہ سے ائمہ اربعہ و دیگر کے نزدیک یہ متفق علیہ امر)
- اس معاملے کو حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کرنا غلط فہمی کی بنیاد یہ ہے اس مفروضے پر کہ شریعت کے بارے میں آپ نبی اکرم ﷺ کا فیصلہ اور ابوبکرؓ کا فیصلہ تبدیل کر دیا اور تمام صحابہ نے اس کو قبول کر لیا (حالانکہ مہر کے بارے میں انکا فیصلہ محض ایک صحابیہ کے اعتراض پر واپس ہو گیا)

عائلی و خانگی احکام کی اصطلاحات

- رجوع ۔ بیوی کو پہلی یا دوسری طلاق (طلاقِ رجعی) میں عدت مکمل ہونے تک نکاح قائم رہتا ہے، اس دوران اگر میاں بیوی کی صلح ہو جائے تو طلاق کا اثر ختم ہو جاتا ہے اس عمل کو رجوع کہتے ہیں (صلح کا یہ عمل شوہر کی طرف سے شروع کیا جاتا ہے
- رجوع کیسے کیا جائے ؟رجوع کے لیے کوئی مخصوص الفاظ یا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، مندرجہ ذیل تمام طریقوں کے اپنانے سے رجوع ہو جائے گا :
  - ✓ شوہر اگر کہہ دے یا لکھ کر دے دے کہ میں نے طلاق واپس لی
  - ✓ بیوی کو ہاتھ لگا دے
  - ✓ رجوع کی نیت سے فون کر دے
  - ✓ بیوی سے تعلق زن و شو قائم کر لے
  - ✓ رجوع کے لیے بیوی کو ای میل یا کسی اور طریقے سے برقی پیغام بھیج دے

عائلی وخانگی احکام کی اصطلاحات

- خلع ـ لغوی اعتبار سے اس کے معنی " اتارنے " کے ہیں تاہم شریعت کی اصطلاح میں خلع معاوضہ لے کر عقد نکاح ختم کرنے کا نام ہے
- خلع کا عمل عورت کی طرف سے شروع کیا جاتا ہے (کیونکہ مرد اگر علیحدگی چاہے تو طلاق کا عمل شروع کر سکتا ہے اور عورت اگر ایسا ہی چاہے تو خلع کا)
- خلع کے ذریعے ہونی والی طلاق، طلاق بائن شمار ہوتی ہے یعنی اگر دونوں دوبارہ ازدواجی زندگی بحال کرنا چاہیں تو تجدید نکاح اور مہر کے ذریعے اکٹھے ہو سکتے ہیں (اگر نوبت تیسری طلاق تک نہیں پہنچی)
- نبی اکرم ﷺ نے جمیلہؓ بنت ابی بن کعبؓ کا خلع کروایا جو حضرت ثابت بن قیسؓ کے عقد نکاح میں تھیں انہوں نے آپ سے کہا کہ ثابت بن قیس اگرچہ عمدہ اخلاق کے مالک ہیں، لیکن ان کی شکل وصورت مجھے پسند نہیں، ہم اکھٹے نہیں رہ سکتے۔آپ نے فرمایا کیا تم ثابت کو وہ باغ واپس کردوگی جو انہوں نے تمہیں دیا ہے؟ حضرت جمیلہ اس پر راضی ہو گئیں تو آپ ﷺ نے حضرت ثابت کو بلا کر فرمایا تم اس سے باغ واپس لے کر اس کے بدلے میں اسے طلاق دے دو

عائلی و خانگی احکام کی اصطلاحات

- خلع ۔ لغوی اعتبار سے اس کے معنی "اتارنے" کے ہیں تاہم شریعت کی اصطلاح میں خلع معاوضہ لے کر عقد نکاح ختم کرنے کا نام ہے
- خلع کا عمل عورت کی طرف سے شروع کیا جاتا ہے (کیونکہ مرد اگر علیحدگی چاہے تو طلاق کا عمل شروع کر سکتا ہے اور عورت اگر ایسا ہی چاہے تو خلع کا)
- خلع کے ذریعے ہونی والی طلاق، طلاق بائن شمار ہوتی ہے یعنی اگر دونوں دوبارہ ازدواجی زندگی بحال کرنا چاہیں تو تجدید نکاح اور مہر کے ذریعے اکٹھے ہو سکتے ہیں (اگر نوبت تیسری طلاق تک نہیں پہنچی)
- نبی اکرم ﷺ نے جمیلہؓ بنت ابی بن کعبؓ کا خلع کروایا جو حضرت ثابت بن قیسؓ کے عقد نکاح میں تھیں انہوں نے آپ سے کہا کہ ثابت بن قیس اگرچہ عمدہ اخلاق کے مالک ہیں، لیکن ان کی شکل و صورت مجھے پسند نہیں، ہم اکھٹے نہیں رہ سکتے۔آپ نے فرمایا کیا تم ثابت کو وہ باغ واپس کردو گی جو انہوں نے تمہیں دیا ہے؟ حضرت جمیلہ اس پر راضی ہو گئیں تو آپ ﷺ نے حضرت ثابت کو بلا کر فرمایا تم اس سے باغ واپس لے کر اس کے بدلے میں اسے طلاق دے دو

عائلی وخانگی احکام کی اصطلاحات

عدت: کے لغوی معنی شمار کرنے کے ہیں، شرعی اصطلاح میں عدت اس معین مدت کو کہتے ہیں جس میں شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے بعض شرعی احکامات کی پابندی لازم ہوجاتی ہے

- عدت کی شرعی حیثیت: امت مسلمہ میں بالاتفاق شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے عدت واجب (فرض) ہے
- عدت کو واجب قرار دینے کی اہم مصلحت اس بات کا یقین حاصل کرنا ہے کہ پہلے شوہر سے عورت کو حمل نہیں ہے اور اگر ہے تو اس بچے یا پھر آئندہ کے رشتے سے ہونے والے بچے کے نسب میں کوئی شبہ باقی نہ رہے
- عدت دو وجھوں سے واجب ہوتی ہے:

1. شوہر کی موت کی وجہ سے
2. طلاق یا خلع کی وجہ سے

عدت کے مسائل

- مطلقہ یا بیوہ عورت کو عدت کے دوران بلا عذر شرعی گھر سے باہر نکلنا نہیں چاہئے
- کسی وجہ سے شوہر کے گھر عدت گزارنا مشکل ہو تو عورت اپنے میکے یا کسی دوسرے گھر میں بھی عدت گزار سکتی ہے
- عورت کے لئے عدت کے دوران دوسری شادی کرنا جائز نہیں ہے، البتہ رشتہ کا پیغام عورت کو اشارۃً دیا جاسکتا ہے (البقرۃ)
- جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس کو عدت کے دوران خوشبو لگانا، سنگھار کرنا، سرمہ اور خوشبو کا تیل بلا ضرورت لگانا، مہندی لگانا اور زیادہ چمک دمک والے کپڑے پہننا درست نہیں ہے۔
- عدت کی مدت قمری مہینوں کے حساب سے شمار ہوگی
- عدت کے دوران عورت کے نان و نفقہ کی مکمل ذمہ دار شوہر پر ہوگی
- انتقال/طلاق کی صورت میں عورت کا عدت نہ کرنا یا مکمل نہ کرنا، اللہ کے قانون کو توڑنے کا گناہ - جو ایک بڑا گناہ ہے

عدت کی مدت - مختلف عورتوں کے لیے مختلف

- وہ صغیرہ جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئی اور اسے حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہے
- وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو چکا ہے، ان کو اگر طلاق ہو جائے تو ان کی عدت تین ماہ ہے
- حاملہ عورت - اگر اسے طلاق مل جائے یا شوہر مر جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے
- وہ عورت جو حاملہ نہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے
- وہ عورت جو نہ حاملہ ہو نہ صغیرہ ہو یعنی نہ نابالغ ہو اور آزاد ہو اور جس سے خلوت صحیحہ ہو چکی ہو اگر اسے طلاق مل جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے
- وہ عورت جسے خلوت صحیحہ سے پہلے ہی طلاق مل جائے اس کی کوئی عدت نہیں